بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۶ | بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق رجب المرجب ۱۳۵۷ھ | نمبر ۵

ورفعنا لك ذكرك

(مولوی عبدالجلیل صاحب رحمانی بستوی)

جو جنود مجندہ اور زور وطاقت والے تھے ان کو نیچا دکھانے کیلئے جو شوکت وصولت اور بادۂ حکمت وحکومت سے مست تھے ان کی ساری سربلندیوں کو خاک میں ملا دینے کیلئے، جو طاغوتی قوتوں اور قہرمانی سطوتوں پر نازاں تھے ان متمردین کو اپنی عبدیت، بیچارگی، اور بیکسی کا درس دینے اور ان کے عجب وغرور کو ملیا میٹ کر دینے کے لئے، سرزمین حجاز مقدس، اور ساکنان وادی غیر ذی زرع کی ایک بیوہ خاتون کے بطن سے ایک یتیم بچہ خلعت نبوت وبہیم رسالت اور پیغمبرانہ شان کے ساتھ، اعلاء کلمۃ اللہ، تزکیہ نفوس، تعلیم کتاب، تدریس حکمت، اور ہدایت الی صراط مستقیم کیلئے مجسمۂ نعمت اللہ بنکر بشریت عظمیٰ اور انسانیت کبریٰ کا وہ پیکر عزم واستقلال اور وہ وجود مقدس نمودار ہوتا ہے جو اپنے اعزار واقارب ہی کی نہیں، اپنے خاندان اور قبیلہ کی نہیں، بلدہ مبارکہ کے رہنے والوں کی ہی نہیں، بادیہ نجد وحجاز کے بسنے والوں، باشندگان یثرب، ساکنان طائف، عکاظ اور ذا المجنۃ کے تماش بینوں ہی کی نہیں بلکہ چرخ نیلوفری کے نیچے رہنے والوں، خدا کی وسیع زمین کے ایک ایک چپہ پر اقامت گزینوں، مشرق، ومغرب، شمال، وجنوب، بحر وبر، دشت وجبل پر سکونت اختیار کرنیوالوں کو۔ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کا فرمان شاہی سناکر اپنی ذمہ داری کا اعلان کرتے ہوئے ان سب کی ہدایت پر کمربستہ ہوتا ہے یا کم از کم نغمۂ توحید کی سریلی آواز ان کے کانوں تک پہنچاکر اتمام حجت کا پیغمبرانہ کام سرانجام دینے کا بیڑا اٹھاتا ہے، وہ چشم ظاہر بیں والے جنھوں نے محمدؐ کو محض آمنہ بی بی کا ایک یتیم بچہ اور آب وگل کا ایک مجسمہ، گوشت وپوست کی ایک چلتی پھرتی تصویر سے زیادہ وقیع نہ سمجھا تھا۔ انھوں نے تالیاں بجائیں۔ استہزائیں کیں، چہک چہک کر اچھل اچھل کر کہنے لگے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تخیلات کو دیکھو، اس یتیم قلاش کے

بلند بانگ وعادی پر غور کرو یہ جنون نہیں تو کیا ہے یہ مالیخولیا نہیں پھر کیا ہے۔ الغرض مجنوں دمفتری ساحر و کاہن وغیرہ القاب سے آپ کو یاد کیا جانے لگا۔

اس زمانہ قحط الرجال میں حقیقت شناس اور دیدہ وروں کا فقدان تھا ورنہ دکھلا دیا جاتا کہ یہ جسم خاکی اپنے عنصری لفافہ کے اندر ایسی روح مطہر کو بھی ڈھلنکے ہوئے ہے کہ جس کی تابانی سارے عالم کیلئے ضیا پاش ثابت ہو کر رہیگی وہ اصنام پرست اپنی مادہ پرستی کی وجہ سے یہ نہ سمجھ سکے کہ یہی وہ وجود اعظم اور برگزیدہ ہستی ہے جس کے لئے سیدنا ابراہیم خلیل نے انتہائی الحاح وتضرع، گریہ وزاری کے ساتھوادی غیرذی زرع میں اپنے رب کو پکارا تھا ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم اٰیاتك ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔ وہ لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ یہی تو آفتاب رشد وہدایت ہے اور یہی سراج منیر اور داعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا کی مراد اور ناصرہ کے نوجوان اسرائیلی نبی کی بشارت اور پیغمبرانہ پیشینگوئی کا حقیقی مصداق ہے۔ ان کور بصروں نے چونکہ بصارت عینی اور بصیرت قلبی سے اپنے آپ کو کوسوں دور پھینکدیا تھا۔ اس لئے ان کی مادی آنکھیں محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف ایک زندہ تصویر کے ڈھانچے میں دیکھتی تھیں۔ اس لئے رسول اقدس فداہ روحی کو کہا جاتا تھا یہ تو منقطع النسل اور ابتر ہے۔ اس کے کام کا چلانے والا اس کی اسکیم کا جاری رکھنے والا کوئی نہیں۔ اولاد صلبی کا خاتمہ، کنبہ قبیلہ تو برگشتہ ہی ہے اسلئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دینی مشن کو بیت عنکبوت ہی سمجھو اسکا نام مٹ جانیوالا اس کی یاد فنا ہو جانیوالی ہے۔

پیارے عزیزو! اگر تم کفار مکہ اور سرداران قریش کی یادہ گوئیوں اور ہفوات پر عبور کرنا چاہتے ہو تو ایک سرسری نظر سے عاص بن وائل، نضر بن حارث، اسود بن مطلب، عاص بن منبہ، ابی ابن خلف، امیہ بن خلف۔ عقبہ بن معیط، ولید بن مغیرہ۔ ابوجہل ابولہب وغیرہ کے واقعات اور کفری کارناموں کا مطالعہ کر جاؤ ہمارے قول کی تصدیق پر تم مجبور ہو جاؤ گے۔ ہم ان جزئیات اور کفار کی کثیرۃ الاذیال ہرزہ سرائیوں کو یہیں پر ختم کر کے آیۃ زیب عنوان کے ماتحت آپ کو یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ اسی محبوب الہی بوریا نشین ولق پوش کی سے بھی بڑھکر کیا کوئی فاتح کوئی منی رشی نبی ولی مہابلی شہزور منطقی فلسفی جوگی بیراگی ایسا گذرا ہے جس کی یاد وتذکار زندہ۔ جسکا نام بلند، جس کا مذہب بالا، جس کی ملت غالب، جس کے اعوان وانصار اور اولاد معنوی کی یہ کثرت ہو کہ زمین کا کوئی گوشہ ارض اللہ کا کوئی چپہ، دریائے گنگدڑ سے جزیرہ خالدات اور لنکا وسراندیپ سے عرض تسعین کی ساری آبادی تک جتنے امکنہ مسکونہ اور ممالک معمورہ ہیں ہر جگہ اس کے پیروکاروں، عقیدتمندوں اور نام لیواؤں کا وجود ہو۔ انصاف سے بتلاؤ دنیا کا کونسا پیشوا، رہبر و مرشد، سٹیٹس مین ومدبر اور ایسا ریفارمر گذرا ہے جس کے نام پر یوم ولیلہ کی ہر ساعت اور ہر ساعت کے ہر آن وہر لحظہ علی التواتر ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں بار درود وسلام صلوات وتحیات تبریک وتحسین کے گلہائے عقیدت نثار کئے جاتے ہوں، وہ کونسا پیر و مرشد ایسا گذرا ہے جس کے کام کی صفائی، نام کی بلندی، رفعت ذکر، علو مرتبت، قول کی صداقت، فعل کی خوبی پر ارض وسما شمس وقمر بحر وبر، حجر وشجر، دشت وجبل، وحوش وطیور، وادی وعمران کے رہنے والے شواہد عادلہ وآیات باہرات کا کام دیتے ہوں، واقعہ اسراء ظل سحاب، شق قمر۔ نبع الماء، تکلم حجر، انحناء شجر، حنین جذع، تکثیر طعام، تضرع جمل، واقعہ سفینہ وغیرہ دلائل کے پیش نظر بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ ان تمام

اوصاف حسنہ اور خصائص کبریٰ کا جامع سیدنا محمد عربی علیہ الوف التحیات والتسلیمات ہی ہیں۔ ان صفات میں آپ کا کوئی بھی سہیم و شریک نہیں، تاریخ کے صفحات، کتب سیر کے واقعات مقتدایان عالم کی ہسٹریوں پر نظر غائر ڈالنے والے بھی ہمارے دعوے کی تصدیق کئے بغیر نہیں رہ سکتے،

معشر مسلمین! آپ رسالتمآب علیہ السلام کے سمو اسم، رفعت ذکر کا اسی سے اندازہ لگا ہے کہ آپ کا اسم گرامی خالق کون ومکان کے نام کے ساتھ ساتھ شب و روز صلوات خمسہ کے وقت کامگاران ازلی۔ موذنان مساجد، کے کام و دہن سے نکلکر انتہائی ترنم و تغنم اور سر کیساتھ نسیم صبا کے جھونکوں کا ہمنوا بنکر ہوا نگ ہو کے ساحل شرقی سے لیکر بحر الکاہل کے غربی کنارے تک کے رہنے والوں کے لئے روح پرور اور سرور بخش ہوتا رہتا ہے، جامع مسجد دہلی اور جامع دمشق کے بلند کنگوروں کو دیکھو اور پھر ان کی علت تعمیر پر غور کرو یہ بلند بلند عمارات صرف اسلئے تعمیر پذیر ہوئی ہیں تاکہ خدا کے نام کے ساتھ اس کے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بھی بلند کیا جائے۔ پیارے عزیزو! تم جنت نشان پیرس، جرمن، و لندن کے جوامع مساجد کو دیکھو ان مقامات پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے رب کے دشمنوں کا قبضہ ہے۔ ان طاغیوں اور باغیوں کے پایۂ تخت ہونے کے باوجود قافلہ سار، راحت گزین گنبد خضرا، یثربی آقا کے مبارک نام کو یہاں بھی بلند کیا جاتا ہے۔۔ عاشقان رسولؐ ہیں جو کہ بالالتزام اشہد ان محمدا رسول اللہ کی سریلی آواز سنا سنا کر دعوت الی الحق اور تبلیغ رسالت کا کام انجام دیتے ہیں۔ شاہزادۂ فرانس، صدر جمہوریہ ہر ہٹلر جرمنی، ایڈورڈ ہشتم شاہ انگلستان جیسے جابرہ کو اتنی طاقت نہیں کہ اس ذکر کو دبا دیں، سچ تو یہ ہے" فاعل کل جس کے نام کو زندہ جس کے کام کو پائندہ جس کی رفعت ذکر کا بذات خود ضامن ہو اس کا نام کیونکر نہ بلند ہو ؎

وضم الالٰہ اسم النبی مع اسمہ	اذا قال فی الخمس الموذن اشھد
وشق لہ من اسمہ لیجلہ	فذو العرش محمود وھذا محمد

عنوان زیر بحث کے ماتحت فلاسفران یونان کو بھی یاد کیجئے۔ اساطین حکمت ماتہین یونان، بیذقلس۔ فیثاغورس سقراط، افلاطون، بقراط حکیم، امیرس شاعر، دمیقراطس طبعی، یوسف منجم، ارشمیدس مہندس، بانی حکمت، موحد فلسفہ ہرمس الہرامہ سیدنا ادریس علیہ السلام کو دیکھو اپنے "قول و فعل" "علم و عمل" کی بڑی بڑی یادگاریں چھوڑ گئے۔ مگر مرور زمانہ اور گردش ایام نے سب کی روشنی دھیمی کردی، سب کا ذکر پژمردہ ہوگیا، ہلاکو خاں، منکو خاں، ایاقا ان خان، دارا۔ سکندر چنگیز، جولیس، نپولین یونا پارٹ، جیسے کشور کشایان عالم کی تاریخ پڑھو ان کے کروفر اور معرکہائے خونین کو دیکھو ان کے جنگی کارناموں اور ملکی ماثر پر غور کرو، ان کے نام کی بلندی ان کے ذکر کا آوازہ اینٹ پتھر، چونے گارے کی دیواروں کے ساتھ وابستہ تھا اسلئے انکا نام مٹ رہا ہے ان کی یاد فراموش کی جارہی ہے ان کے نام پر درود و سلام بھیجنے والا ان کا کلمہ پڑھنے والا کوئی بھی نہیں، یہ شرف تو صرف سید ولد آدم مکی مدنی علیہ السلام ہی کیلئے مخصوص ہے۔ رفعت ذکر علو شان کو اگر بالتفصیل دیکھنا چاہو تو نبوت و رسالت کی پہلی کڑی ابو البشر آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ مسیح ناصری تک کے انبیاء و رسل پر ایک نظر ڈالو، کونسا پیغمبر گذرا ہے جس کے دہن مبارک کی نکلی ہوئی باتیں جس کے قول و فعل نقل و حرکت کا ایک

ایک جزیہ من وعن انتہائی صحت واستناد کے ساتھ محفوظ اور مدون ہو، اس خصوصیت میں بھی ہم رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پاتے ہیں آپ ہی کے ارشادات گرامی، خوردونوش، اوڑھنے، پہننے، اٹھنے، بیٹھنے، سوتے جاگتے، ہنسنے بولنے، چلنے پھرنے قضایا فیصلہ جات، ملکی فرامین، خانگی معاملات، عبادات وریاضات کے ایک ایک جزیہ کی جانچ پڑتال تدوین وتصنیف کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں محدثین کو ہم سرگرم عمل پاتے ہیں۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور سینکڑوں کتب سیرو مغازی آپ کے نام نامی ہی کی یاد میں ظہور پذیر ہوئی ہیں یہ ہے رفعت ذکر علو شان"

مسئلہ زیر بحث کی توضیح اور زیادہ روشن ہو جاتی ہے جبکہ ہم جارج سیل، سر ولیم میور، جون ڈیون پورٹ۔ ڈاکٹر سموئیل، واشنگٹن، ایڈورڈ گبن۔ مسٹر طامس کارلائل جیسے بیباک اصحاب قلم حضرات کو بھی مدحت سرائے "نبی امی" اور ثنا خوان "رسول عربی" دیکھتے ہیں سہ الفضل ما شهدت به الاعداء"

ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر کے ماتحت ضروری ہے کہ آنحضور علیہ السلام کے نام لیواؤں آپ کے اتباع اور عقیدتمندوں کی ایک فہرست درج کی جائے جو کہ دنیا کے ہر گوشہ میں آپ کے نام پر صلوات وتحیات بھیجتے رہیں" سب سے پہلے افریقہ کا ملک لو جسے عبداللہ بن زبیر اور ابن ابی سرح نے دشمنوں سے چھین لیا تھا، آج اس ملک میں ۵ کروڑ ۲ لاکھ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اسی طرح مشرقی یورپ میں ۳ کروڑ ۳ لاکھ روس میں ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ مشرقی قریب میں ۴ کروڑ ۱۷ لاکھ۔ برطانوی ہند میں ۹ کروڑ ۱۳ لاکھ۔ برطانوی مقبوضات میں ۷ کروڑ۔ چین میں ۱ کروڑ ۳۳ لاکھ ولندیزی علاقہ میں ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ۔ دیگر ممالک میں ۲ کروڑ ۵۷ لاکھ منجملہ ۴۰ کروڑ مسلمان آباد ہیں جو کہ اپنے آپ کو مکی مدنی علیہ السلام کی عزت وناموس کی حفاظت کیلئے ہر قت نثار کردینے پہ تیار رہیں اور ورفعنا لک ذکرک کی صحیح تفسیر بنے ہوئے ہیں" ع

موضوع بحث کی بے پایانی، آئینہ زیب عنوان کی جزالت اور اپنی علمی بے مائگی اور قصور علم، قلت معلومات کے پیش نظر ایک شعر پر اس موضوع کو ختم کرتا ہوں سہ

دامان نگہ تنگ گل حسن تو بسیار ✽ گلچین تو از تنگی داماں گلہ دارد

پتے نہیں بدلے جائینگے

آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ محدث کوئی تجارتی رسالہ نہیں ہے محض آپ لوگوں سے محصولڈاک کا خرچ لیا جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض حضرات بار بار اپنے پتے بدلوا کر چھپی ہوئی چٹوں کو بیکار کر دیتے ہیں اور پھر نئی چٹیں چھپوا کر ہم کو خواہ مخواہ زیر بار کرتے ہیں اسلئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے کہ اب آئندہ سے ہم کوئی پتہ تبدیل نہیں کرینگے بلکہ جس صاحب کو اپنا پتہ بدلوانا ہو وہ بجائے دفتر محدث میں اطلاع دینے کے براہ راست اپنے یہاں کے ڈاکخانے میں لکھکر بھیجدیں کہ اب میری ڈاک اس پتہ پر بھیجی جائے اور نیچے اپنا وہ پتہ لکھدیں جس پتہ پر منگوانا چاہتے ہوں ہمارے دفتر میں اب تبدیل پتہ کی اطلاعات پر ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی خریدان محدث مطلع رہیں۔

منیجر

ع یہ تعداد اور تفصیل "مدینہ" مجریہ ۲۵ رجنوری ۱۹۳۵ء سے ماخوذ ہے" (منہ)